خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
خطبہ نمبر 20
CPL 61
☎ 213029

منگل 18- مئی 1999ء - 2 صفر 1420 ہجری- 18- ہجرت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 109

جنت تلواروں کے سائے تلے ہے

حضرت عبداللہ بن اوفیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا-

اے لوگو دشمن سے مڈھ بھیڑ کی آرزو نہ کرو- اللہ تعالیٰ سے خیر و عافیت کی دعا مانگو لیکن دشمن کا مقابلہ کرنا ہی پڑے تو صبر کا مظاہرہ کرو اور سمجھ لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے-

(صحیح مسلم کتاب الجہاد باب کراھۃ تمنی لقاء العدو)

"میری ماں- سے کہہ دینا تمہارے بیٹے نے تمہاری نصیحت کے مطابق سامنے گولی کھائی ہے" (غلام محمد صاحب کے آخری الفاظ)

تقسیم ہندو پاک کے وقت قادیان میں راہ خدا میں جان قربان کرنے والے جاں نثاروں کا تذکرہ

اس تذکرہ سے جاں نثاروں کے لواحقین میں پاک تبدیلیاں پیدا ہوں گی

بادکروئزناخ (جرمنی) میں مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے 20ویں سالانہ اجتماع کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطبہ جمعہ فرمودہ 14- مئی 1999ء کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

جرمنی 14- مئی 1999ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے 20ویں سالانہ اجتماع کے موقع پر بادکروئزناخ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے اللہ کی راہ میں جان کی قربانی پیش کرنے والوں کے تذکرہ کا تسلسل جاری رکھتے ہوئے تقسیم پاک وہند کے موقعہ پر 1947ء میں قادیان میں حفاظت مرکز اور اردگرد سے جمع ہونے والے مسلمانوں کی حفاظت کی خاطر جان کی قربانی پیش کرنے والے جاں نثاروں کا ذکر فرمایا- حضور نے فرمایا کہ ان لوگوں نے جان کی جو قربانی دی اس کو دوہرا امتیاز حاصل ہے ایک تو مرکز کی حفاظت میں احمدی ہونے کے جرم میں جان قربان کی اور دوسرے یہ کہ اردگرد کے دیہات سے جمع ہونے والے ان مسلمانوں کے دفاع میں جان دی جن کا قصور صرف یہ تھا کہ مسلمان ہونے کی وجہ سے ان کی جانیں خطرہ میں تھیں- حضور نے فرمایا ان احمدی جانبازوں نے بڑی بہادری سے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مقابلہ کیا اور اللہ کی راہ میں جان دی-
حضور ایدہ اللہ نے راہ خدا میں جان کی قربانی دینے والے جن احمدیوں کا ذکر فرمایا ان کے نام درج ذیل ہیں-
(۱) جمعدار محمد اشرف صاحب تاریخ وفات 2- ستمبر 1947ء (۲) میاں علم دین صاحب تاریخ وفات 6- ستمبر 1947ء (۳) سید محبوب عالم بہاری صاحب تاریخ وفات 19- ستمبر 1947ء (۴) سلطان عالم صاحب (۵) مرزا احمد شفیع صاحب (۶ تا ۹) فیض محمد صاحب' زہرہ بی بی صاحبہ' عبدالجبار صاحب اور فیض محمد صاحب کی چار سالہ بچی (۱۰) ملک حمید علی صاحب (۱۱) ماسٹر عبدالعزیز صاحب (۱۲) غلام محمد صاحب ولد میاں غلام قادر صاحب (۱۳) عبدالحق صاحب (احمدی نہ تھے مگر احمدیت کی طرف مائل تھے) (۱۴ تا ۱۸) محمد رمضان' عالم بی بی صاحبہ' چراغ دین صاحب' جان بی بی صاحبہ اور چراغ دین صاحب کا بیٹا (۱۹) نیاز علی صاحب کھاریاں (۲۰) عبدالمجید خان صاحب (پروفیسر ڈاکٹر نصیر خان مرحوم کے ماموں) (۲۱ تا ۲۳) بدر دین صاحب- اہلیہ غلام بی بی صاحبہ بیٹا محمد اسماعیل (۲۴) عبدالرحمان صاحب- حضور ایدہ اللہ نے راہ خدا میں جان دینے والے تمام افراد کی جان دینے کی قربانیوں کی میسر تفاصیل بیان فرمائیں- حضور نے فرمایا قادیان میں جو لوگ اس پر آشوب دور میں مقیم تھے وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حکم سے مقیم تھے اور جو وہاں سے نکالے جاتے تھے وہ بھی حضور ہی کے حکم سے نکالے جاتے تھے- سید محبوب عالم بہاری صاحب کے بارے میں فرمایا کہ یہ بہار سے پیدل چل کر قادیان آئے تاکہ حضرت مسیح موعود کا پیغام سن سکیں اور زیارت کر سکیں- سفر خرچ نہ تھا للہذا اس طرح پیدل آئے کہ پاؤں زخمی ہو کر سوج جاتے تھے- سلطان عالم صاحب کے بارے میں فرمایا انہوں نے راہ خدا میں جان دینے سے پہلے ایک خط میں لکھا "ہم تو حضور کے حکم کے مطابق خون کا آخری قطرہ بہانے کے لئے تیار ہیں" یہ پیر عالم صاحب واقف زندگی کے حقیقی بھائی تھے- حضور نے پیر صاحب کی خدمات کا بھی احسن رنگ میں تذکرہ فرمایا- محترم مرزا احمد شفیع صاحب کے بارے میں فرمایا کہ ان کی اولاد میں سے فضل اور شیلا لندن میں جماعت کی علمی خدمات بجالا رہے ہیں- حضور ایدہ اللہ نے مکرم غلام محمد صاحب ولد میاں غلام قادر صاحب اور عبدالحق صاحب (جو احمدی نہ تھے) کی جان کی قربانی کا واقعہ حضرت مصلح موعود کے مضمون "قادیان کی خونریز جنگ" کے حوالہ سے بیان فرمایا اور اس قربانی کو ابتدائی جاں نثاروں کی قربانیوں کی یاد دلانے والا واقعہ قرار دیا- غلام محمد صاحب نے وقت آخر میں کہا مجھے احمدیت پر پکا یقین ہے- تم گواہ رہو کہ میں احمدیت پر قائم رہتے ہوئے جان دے رہا ہوں- میری ماں سے کہہ دینا کہ تمہارے بیٹے نے تمہاری نصیحت کے مطابق سامنے گولی کھائی ہے- پیٹھ نہیں دکھائی- محترم نیاز علی صاحب کھاریاں کے راہ خدا میں جان قربان کرنے کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ عظیم واقعہ تھا کہ 15-20 لاٹھی بردار فوج اور پولیس کی گولیوں سے بے نیاز ہو کر 200 احمدی عورتوں بچوں کو نکال لانے میں کامیاب ہو گئے- حضور نے فرمایا یہ واقعات بتاتے ہیں کہ احمدیت مسیح موعود کے ہاتھ کا نہیں بلکہ اللہ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے جس کو اللہ نے حضرت مسیح موعود کے ذریعے لگوایا ہے- اس نے لازماً ہمیشہ ترقی کرنی ہے- دشمن کی پھونکیں بھی بھی اس روشن چراغ کو بجھا نہ سکیں گی- حضور ایدہ اللہ نے آخر میں فرمایا راہ خدا میں جان دینے والے ان احمدیوں نے عظیم بہادری کے نمونے دکھائے ہیں- ان واقعات سے دل کی دنیا جگمگاتی رہے گی- انہی سے آسمان احمدیت پر چمکنے والے اور ستارے بھی پیدا ہوئے اور ہوتے رہیں گے- انشاء اللہ- حضور نے فرمایا ان تذکروں کے نتیجے میں ان جاں نثاروں کے لواحقین توجہ کر رہے ہیں اور ان کے حالات بھجوا رہے ہیں اور امید ہے کہ ان پیچھے رہ جانے والوں میں بھی پاک تبدیلیاں پیدا ہوں گی-

آخری وصیت

آنحضور ﷺ نے جنگ احد کے معاً بعد فرمایا کوئی ہے جو سعد بن ربیع کی خبر لائے کہ وہ زندہ ہیں یا شہید ہو گئے ہیں؟ ایک انصاری کھڑے ہوئے عرض کیا- میں خبر لاتا ہوں اور وہ گئے لاشوں کے درمیان' ادھر ادھر کئی بار آوازیں دیں لیکن کوئی جواب نہ ملا تب انہوں نے کچھ اس طرح صدا بلند کی- اے سعد! مجھے آنحضرت ﷺ نے آپ کی خبر لانے کے لئے بھیجا ہے تب ایک نحیف اور دھیمی سی آواز آئی- وہ صحابی اس آواز کی طرف لپکے- دیکھا کہ حضرت سعد لاشوں میں گھرے- شدید زخمی حالت میں پڑے ہیں اور زندگی و موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں- وہ صحابی کہتے ہیں- میں نے ان سے کہا آنحضور ﷺ نے مجھے آپ کی خبر لانے کے لئے بھیجا ہے- حضرت سعد کہنے لگے- میں تو بس خدا کے حضور پہنچا ہی چاہتا ہوں- میری طرف سے آنحضور ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنا- کہنا نبیوں کے متبعین کی قربانیوں کی وجہ سے جو ثواب نبیوں کو ملتا ہے اس بارہ میں آپ کی آنکھیں سب سے زیادہ ٹھنڈی کرے- میری قوم کو بھی میرا اسلام دینا اور کہنا- جب تک تم میں زندگی کے کچھ آثار ہیں اور اگر تمہارے جیتے جی رسول اللہ کو کوئی گزند پہنچی تو خدا کے سامنے تمہارا کوئی عذر قبول نہ ہو گا' اس وصیت کو کہے ابھی چند لمحات ہی گزرے تھے کہ حضرت سعد نے اپنی جان' جان آفرین کے سپرد کر دی-

ان الفاظ میں دراصل حضرت سعد نے اپنی قوم کو دو ٹوک پیغام دیا کہ آنحضور ﷺ کا بابرکت وجود ہمارے پاس ایک مقدس امانت ہے جب تک ہم زندہ رہے ہم نے اس امانت کی حفاظت کا حق ادا کیا اب جبکہ ہم اگلے جہان کے سفر پر روانہ ہیں تو اب یہ امانت تمہارے سپرد کئے جاتے ہیں- اب تمہارا اولین فرض' اس امانت کی حفاظت ہے- اس کی حفاظت میں خواہ تمہیں اپنی جانوں کے نذرانے بھی پیش کرنا پڑیں تو کر ڈالنا لیکن اس کی حفاظت کا دم بھرنا- اسی صورت میں ہی تم روز قیامت خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو سکو گے-

(السیرۃ النبویۃ" لابن ھشام الجزء الثالث ص 27 دار التوفیقیۃ" للطباعۃ" بالازھر))

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

اللہ کی کائنات کا سفر اس کی جستجو میں گزاریں تو اس ذریعے سے بھی اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوگی اور خدا تعالیٰ کی صفات آپ کے دل پر ایک نُور کی طرح جلوہ گر ہونگی

آیت الکرسی میں موجود مضامین کا نہایت پرلطف بیان

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 19- فروری 1999ء بمطابق 19- تبلیغ 1378 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کی آیت نمبر256 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

حضرت اقدس مسیح موعود(-) فرماتے ہیں یعنی اس کے ترجمے میں حضور اقدس کا ترجمہ یہ ہے "یعنی وہی خدا ہے اس کے سوا کوئی نہیں۔ وہی ہر ایک جان کی جان اور ہر ایک وجود کا سہارا ہے۔ اس آیت کے لفظی معنے یہ ہیں کہ زندہ وہی خدا ہے اور قائم بالذات وہی خدا ہے۔ پس جبکہ وہی ایک زندہ ہے اور وہی ایک قائم بالذات ہے تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہر ایک شخص جو اس کے سوا زندہ نظر آتا ہے وہ اسی کی زندگی سے زندہ ہے اور ہر ایک جو زمین یا آسمان میں قائم ہے وہ اسی کی ذات سے قائم ہے" (چشمہ معرفت) یہ حضرت مسیح موعود(-) کا ایک بہت ہی عارفانہ ترجمہ اور اس کی تشریح ہے جس کے متعلق میں جو بقیہ مضمون ہے اس میں وقتاً فوقتاً بات کھولتا رہوں گا۔

سب سے پہلے تو میں یہ عمومی ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کیوں عالم ہے ہر چیز کا۔ کیوں کوئی اور وجود عالم نہیں ہے۔ اس کے کوئی عقلی دلائل بھی تو ہونے چاہئیں اور جب میں بات کھولوں گا تو آپ کو معلوم ہو گا کہ وہ تمام عقلی دلائل اسی آیت الکرسی میں موجود تھے لیکن صاف دکھائی نہیں دے رہے تھے یعنی ان لوگوں کو جو سرسری غور کرتے ہیں اور تیزی سے گزر جاتے ہیں۔ تو ہر مضمون کو سمجھنے کے لئے رفتار میں کمی کرنی پڑتی ہے۔ جتنا تیزی سے آپ گزریں گے اتنا ہی مضمون کم سمجھ آئے گا اور اسی ایک حوالے سے میں آج کا خطبہ شروع کر رہا ہوں۔

انگلستان کے ایک دانشور جو تنقید کرنے والے اور مختلف کتابوں کے مصنف تھے اور ان کا نام اس پہلو سے انگلستان میں مشہور ہے جان رسکن (John Ruslkin) ان کا نام تھا اور 1819ء میں پیدا ہوئے اور 1900ء میں وفات پائی انہوں نے ایک موقع پر لکھا

All travelling becomes dull in exact proportion to its rapidity"

ہر سفر اپنی رفتار کی براہ راست نسبت کے ساتھ Dull ہوتا چلا جاتا ہے یعنی جتنی تیز رفتار ہو اتنا ہی سفر Dull ہو جائے گا۔ اب یہ کہنے کو تو ایک عام سا فقرہ ہے لیکن اس کے اندر بہت گہرے مضامین پوشیدہ ہیں تبھی جان رسکن کے اس فقرہ کو انگریزی کتابیں نمایاں طور پر پیش کرتی ہیں اور حقیقت وہی ہے کہ جتنا تیز رفتاری سے سفر کرو گے اتنا ہی کم مضمون سمجھ آئے گی اور جتنا کم مضمون کی سمجھ آئے گی اتنا Dull ہو جائے گا۔ پس یہ بہت دلچسپ ایک تناسب ہے جو انہوں نے محسوس کیا اور اس کو پیش کیا اور آیت الکرسی کو سمجھنے کے تعلق میں ان کا یہ مقولہ ہمارا مددگار بن سکتا ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ دنیا میں تیز رفتاری کے نتیجے میں وہاں وہاں پہنچنے کی کوشش کی جارہی ہے جہاں ایک جگہ بیٹھے بیٹھے نہیں پہنچا جاسکتا۔ اور تیز رفتاری کے ذریعے ان سارے امور پر حاوی ہونے کی کوشش کی جارہی ہے جن پر حاوی ہونے کی انسان بساط نہیں رکھتا لیکن زمانہ تیز رفتاری کا ہے اور کہا یہ جاتا ہے کہ تیز رفتاری کے سبب انسان نے وہ سب کچھ سیکھ لیا یا وہ بہت کچھ سیکھ لیا جس کو سست رو انسان نہیں سیکھ سکتا تھا۔ کہنے کو یہ بڑی معقول بات ہے لیکن عملاً آپ دیکھیں تو جان رسکن کا یہ مقولہ غور سے اس پر چسپاں کریں تو آپ کو محسوس ہوگا کہ ایک فرضی بات ہے علم کی وسعت کی ورنہ حقیقت میں یہ علم وسیع نہیں ہے۔

وجہ کیا ہے، کیوں انسان تیز رفتاری اختیار کرتا ہے۔ اس لئے کہ اس کی ذات بہت محدود ہے اور وسعت کائنات بہت زیادہ ہے۔ اگر وہ ایک جگہ بیٹھا رہے گا تو اس جگہ کے راز نسبتاً زیادہ معلوم کر سکتا ہے جہاں ٹھہرا ہوا ہو لیکن ساری کائنات ادھوری پڑی رہ جائے گی۔ اس کو علم ہی نہیں ہو گا کہ وہاں باہر کیا ہو رہا ہے۔ ان دو تضادات کا شکار ہے انسان۔ رفتار آہستہ کرے تو بات سمجھ آئے گی لیکن بہت سی باتوں کا علم ہی نہیں ہو گا کہ وہ ہیں کیا اور تیز کرے رفتار تو بہت سی باتوں کا علم ہو سکتا ہے مگر ان کی حقیقت سے ناآشنا رہے گا۔ سائنس کی دنیا میں آپ کو انہی تضادات کے نتیجے میں مختلف قسم کے سائنس دان دکھائی دیتے ہیں۔

بعض ایسے سائنس دان ہیں جو ایک چھوٹی سی چیز کی کنہ کو پہنچنے کے لئے ایک ہی جگہ عمریں گزار دیتے ہیں۔ ایسے نئے سے نئے آلوں کی مدد لیتے ہیں جن سے اس کی تہہ تک اتر کے اندر دیکھیں کہ اندر کیا ہو رہا ہے۔ جتنے بھی اٹامک راز ہیں وہ تیز رفتاری سے حاصل نہیں ہوئے بلکہ ایک جگہ ٹھہرنے کے نتیجے میں حاصل ہوئے ہیں۔ دنیا میں جتنے بڑے بڑے حسابی سوال حل کئے گئے ہیں پلانگ کی تھیوری کیا تھی۔ وہ کیسے ایجاد ہوئی اس کی تصدیق میں کیا امور انسان کے علم میں آئے۔ وہ سارے ایسی سائنسوں سے تعلق رکھتے ہیں جہاں ایک انسان اعلیٰ قسم کے آلات لے کر جیسے بہت نئی عظیم الشان خوردبینیں جو ایٹمی خوردبینیں ہیں ان کی مدد سے ایک جگہ بیٹھا رہتا ہے اور ایسے سائنس دان ہیں جن کی عمریں گل گئیں اس میں لیکن رازوں کی تہہ تک اترتے چلے گئے 'اترتے چلے گئے' اترتے چلے گئے لیکن ایک اعلان عام ہے جو ان کی ساری زندگی کی ریسرچ کا عنوان بنایا جاسکتا ہے(-) زندگی گزارنے کے بعد اندر سے اندر اترتے چلے گئے لیکن احاطہ نہ کر سکے اور باقی زمانوں کے لئے مضمون ادھورا چھوڑ دیا۔ اب ان کے بعد آنے والی سائنس دانوں کی نئی نسلیں ہوں گی جو جہاں انہوں نے کام چھوڑا تھا وہاں سے آگے بڑھائیں گی اور اگر آگے بڑھنے کے لئے تھا کچھ نہیں تو بڑھائیں گی کیا۔ کیونکہ جو کچھ ہے وہ خود تو انہوں نے پیدا نہیں کیا نہ اسے زیادہ کر سکتے ہیں اس لئے جو کچھ بھی پیدا ہوا اس کی تحقیق میں عمریں چھوڑ نسلیں گنوا دیں گے مگر احاطہ نہیں کر سکیں گے۔ یہ مضمون ہے جو آیت الکرسی کی جان ہے(-) ناممکن ہے کہ کسی علم کا احاطہ کر سکیں۔ رفتاریں بڑھائیں گے تو علم کی حقیقت ہاتھ سے جاتی رہے گی۔ رفتار آہستہ کریں گے تو ایک جگہ بیٹھے بیٹھے اندر اتنی گہرائی میں اور مضمون نظر آنے

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

شروع ہو جائیں گے کہ وہ کسی مقام پر اس جستجو کو ختم نہیں کر سکتے۔

اب یہ حال آپ کو میں مثال کے طور پر ریشم کے کیڑے کی شکل میں دکھاتا ہوں کہ ریشم کا کیڑا ہے اس پر جو تحقیقات ہوئی ہیں وہ بھی اتنی گہری کہ حیران کن ہیں۔ لیکن ریشم کا کیڑا ہے کیا' کیا مصیبت پڑی ہوئی ہے ان کو اس کی تحقیق کی۔ وہ حشرات الارض میں سے ایک کیڑے کی قسم ہے' پروانہ ہے لیکن جب انڈے سے نکلتا ہے تو ایک رینگنے والا جانور جو اپنے ارد گرد' اپنے منہ سے نکلا ہوا ریشم کا تانا بانا بنتا چلا جاتا ہے۔ اب اس بات تک پہنچنے کے لئے کئی سائنس دانوں کی نسلیں گزری ہیں اور بڑی مشکل سے انہوں نے معلوم کیا کہ اندر کیا کرتا ہے۔ وہ لیکن کیسے کرتا ہے اس کا آج تک علم نہیں ہو سکا۔ ریشم کا کیڑا اپنے ارد گرد ریشم کا تار بنتا کیوں ہے۔ سوال تو یہ ہے کہ کیا سوجھی ہے اس کو اور بنتا ہے اس طرح کہ بنتا چلا جاتا ہے اس کے اندر آپ قید ہو جاتا ہے اور اس قید سے رہائی حاصل کرنے تک جو اس کے اندر نشوونما ہو چکی ہوتی ہے اس میں ایسی تبدیلی ہوتی ہے کہ گویا وہ وجود ہی مختلف ہو گیا ہے۔ اس کو Metamorphosis کہتے ہیں یعنی کامل تبدیلی۔ اس کی نہ وہ شکل رہتی ہے نہ صفات وہ رہتی ہیں نہ عادات وہ رہتی ہیں' سب کچھ بدل جاتا ہے اور اس بے پر کے کیڑے میں پر اگنے لگتے ہیں یعنی پروں کا وہ مادہ جس سے پر اگ سکتے ہیں۔ وہ متحرک ہو جاتا ہے تب وہ اپنا تانا بانا کاٹ کر اس میں سوراخ کر کے اس میں سے نکل جاتا ہے اور انسان کی آنکھیں دیکھتی ہیں کہ ایک پروانہ ہے جو اڑ گیا ہے۔

جو بات میں آپ کی توجہ میں لانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ کیوں ایسا کرتا ہے' کس نے اس کو سکھایا۔ یہ علم انسان آج تک حاصل نہیں کر سکا' نہ کبھی کر سکتا ہے۔ اس کی سرشت میں یہ بات کیسے داخل ہوئی اور اسے ریشم کا دھاگہ بنانے کا لعاب کیسے عطا ہوا۔ یہ وہ چیز ہے جس کو انسان کبھی بھی نہیں سمجھ سکے گا خواہ ریشم کے کیڑے کے ساتھ بیٹھا بیٹھا زندگی بسر کر دے۔ نسلیں گزر جائیں گی اس کو نہیں سمجھ سکے گا۔ بنیادی بات یہ ہے کہ اس کو انسان نے پیدا نہیں کیا کیونکہ انسان کے پیدا ہونے سے بہت پہلے وہ بن چکا تھا۔ اس لئے **خدا کی ہستی کے ثبوت کے طور پر جب حضرت مسیح موعود (-) آیت الکرسی کو پیش کرتے ہیں تو محض ایک فرضی دعویٰ نہیں ہے اس کے ایک ایک حصے میں خدا تعالیٰ کی ہستی کے شواہد ہیں جن کو کسی قیمت رد نہیں کیا جا سکتا۔**

اتنا پیچ دار مضمون ہے یہ لیکن کس نے اس کی فطرت میں یہ داخل کیا' ودیعت کیا جبکہ انسان نے تو بہرحال نہیں کیا۔ انسان تو پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔ انسان تو ارتقاء کی ان منازل سے گزر رہا تھا جبکہ وہ حیوانات میں سے ایک حیوان کہلانے کا مستحق تھا مگر اس کو دوسرے حیوان پیدا کرنے کی صلاحیت کبھی بھی نہیں ہوئی۔ سارے ارتقاء کی کہانی سائنس کی زبانی ہمیں یہ بتاتی ہے کہ انسان جس حیوان کی منزل سے بھی گزرا ہے آگے اس نے دوسرے حیوان پیدا نہیں کئے' کبھی بھی نہیں کئے۔ جب دوسرے پیدا نہیں کئے تو اپنے آپ کو کیسے پیدا کر لیا' اپنی اگلی منزل کو کیسے پیدا کر لیا۔ لیکن یہ بات تو سردست ایک طرف رکھیں بہت لمبی کہانی ہے۔ مگر ریشم کے کیڑے کے متعلق میں عرض کر رہا تھا وہ تو بہرحال اس نے پیدا نہیں کیا۔ جب نہیں پیدا کیا تو اس کی بقاء کا انتظام بھی اس نے نہیں کیا۔

اس پہلو سے حضرت مسیح موعود (-) نے حیّ اور قیوم دو لفظوں پر روشنی ڈالی ہے۔ زندگی دینے والا یہ نہیں تھا یہ تو قطعیت سے ثابت ہے۔ جب زندگی دینے والا یہ نہیں تھا تو کون تھا وہ زندگی دینے والا' کوئی بھی ہو یہ انسان بہرحال نہیں تھا اور وہ کیڑا خود اپنے آپ کو زندگی دینے والا نہیں تھا جس کا مطلب ہے زندگی دینے والا بیرونی وجود ہے اور زندگی دے کر اس کو قائم رکھنا بھی تو بڑا کام تھا۔ کروڑوں سال تک اس کیڑے کو پالنے کا انتظام کیا گیا ہے اس کی پرورش کا انتظام کیا ہے' اس کی خوراک مہیا کی گئی ہے' وہ ساری چیزیں اس کو عطا کی گئی ہیں جن کے نتیجے میں اس کو اپنی پرورش اور نشوونما کا ضروری سامان مہیا ہوتا رہتا۔ وہ درخت اگائے گئے جن کے پتوں پر یہ پل سکتا ہے۔ اب وہ درخت اگائے گئے تھے۔ اس کی پیدائش سے پہلے۔ پیدائش کے بعد اگر اگائے جاتے تو یہ پیدائش کے وقت پلتا کیسے۔ اس لئے لازم ہے کہ وہ درخت اس کی پیدائش سے بہت پہلے اگائے گئے ہوں۔

وہ ایک الگ ارتقائی سلسلہ تھا جو جاری تھا پہلے سے' جیسے کسی مہمان کی آمد کا انتظار کیا جا رہا ہو اور اس کے لئے تیاری کی گئی ہو۔ یہ کیڑا بھی اللہ کا مہمان تھا۔ اس کی حی اور قیوم دونوں صفات کا مہمان تھا۔ پس اس کی تیاری بہت پہلے سے شروع کر رکھی ہے اللہ تعالیٰ نے **اور اس پہلو سے آپ کیڑے پر اگر غور کریں تو خدا کی ہستی کا انکار ناممکن ہو جاتا ہے۔ کوئی انسان ادنیٰ سی بھی عقل رکھتا ہو اور عقل کی آنکھیں کھول کر دیکھے تو وہ خدا کی ہستی کا انکار نہیں کر سکتا۔** صرف اس کیڑے پر منحصر نہیں' ایسے حشرات الارض لاانتہاء ہیں جن کی زندگی کے دائروں پر ابھی انسان کی نظر نہیں۔ اور جن کے زندگی کے دائرے پر انسان کی نظر ہے اس پہ حیرت انگیز معلومات ظاہر ہوتی ہیں جن کا احاطہ انسان نہیں کر سکتا پھر۔

یہ مثال تو میں نے ایک کیڑے کی دی ہے مگر در حقیقت سمندر میں جا کے دیکھیں تو سمندر میں ڈوبے ہوئے اتنی قسم کے کیڑے ہیں کہ ایک پوری کائنات اس کے اندر غرق ہوئی ہوئی دکھائی دیتی ہے اور وہ سارے اپنے اپنے چھوٹے چھوٹے دائرے میں اپنا رزق بھی پا رہے ہیں۔ یعنی قیوم ان کے ساتھ موجود ہے جس نے ان کو پیدا کیا اس نے ان کی زندگی اور پرورش کا انتظام بھی کیا۔ خدا کی قیومیت ساتھ ساتھ نہ چلے تو وہ ایک لمحہ کے لئے بھی زندہ نہیں رہ سکتے۔ پس اتنے بڑے سمندر میں اور اس کی تہہ میں اربوں کا لفظ تو بالکل معمولی سا لفظ ہے' اربوں کھربوں کو آپس میں ضرب دیں تو حدِ شمار سے بات آگے نکل جائے گی۔ ناممکن ہو گا انسان کے لئے ان کو کسی شمار میں لا سکے۔ اور ہر ایک کی بقاء کا انتظام ہے اس کو کہتے ہیں الحی القیوم۔

پس حضرت مسیح موعود (-) نے مختصر اشاروں میں جو مضامین بیان فرما دیئے ہیں ان کو کھولنے کے لئے بھی تو ایک علم کا جہان چاہئے۔ پس میں نے رسکن کا جو حوالہ دیا اس حوالے سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہو جاتی ہے یعنی اس کے ذہن میں یہ بات آئی ہے کہ تیز رفتاری بہت اچھی چیز ہے۔ مگر Dull کر دیتی ہے سفر کو۔ کوئی چیز Dull اس وقت ہوتی ہے یا ایک ذہن Dull اس وقت ہوتا ہے جب مضمون کے سمجھنے سے عاری ہو۔ چنانچہ بچے جو تیز رفتاری سے کتاب پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں پڑھتے پڑھتے سو جاتے ہیں بڑوں کا بھی یہی حال ہے جہاں کتاب کی سمجھ نہیں آئے گی وہاں سو جائیں گے اس کو کہتے ہیں Dull ہونا۔

تو رسکن کی مراد یہ تھی کہ تیز رفتاری کر کے انسان علم کی کنہ کو نہیں پا سکتا اور جب نہیں پا سکتا تو Dull ہو جائے گا اور Dull ہو کر اس کی توجہ بھی قائم نہیں رہ سکتی۔ اب ہمیں Dull ہونے کا ایک مضمون روزمرہ کے تیز رفتار سفروں سے بھی مل سکتا ہے کہ جیٹ کے سفر کے ذریعے اور آج کل کی تیز رفتار سواریوں وغیرہ کے ذریعے آپ تیزی سے دنیا کے گرد چکر کھا سکتے ہیں۔ لیکن اتنا تھک جاتے ہیں اس میں' اس کو بوریت کہتے ہیں۔ اس سارے سفر کے دوران جو چند گھنٹے کا ہو جہاز والے ایسا ایسا سامان آپ کا دل لگانے کا کرتے ہیں ٹیلی ویژن کھلی رہتی ہیں ان پر معلومات ادلتی بدلتی رہتی ہیں کبھی اچھے سے اچھے کھانے سامنے آ رہے ہیں لیکن انسان کی تھکاوٹ دور نہیں ہوتی۔ یہ تیز رفتاری کا نتیجہ ہے۔

کیوں بور ہو رہا ہے انسان؟ تیز رفتاری خود بوریت کا منبع ہے اور اس بوریت کو دور کرنے کی ہر کوشش ناکام ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جب تھک کر یہ مسافر اترتے ہیں تیز رفتار' جتنا تیز رفتار جہاز ہو اتنے زیادہ تھکے ہوئے ہوتے ہیں حالانکہ بیٹھے ہوئے ہیں ایک جگہ پر۔ اس سے کئی گنا لمبا سفر آپ موٹر میں بیٹھ کر کریں تو آپ نہیں تھکیں گے لیکن خود ڈرائیو (Drive) کریں تب بھی نہیں تھکیں گے مگر یہ سات آٹھ گھنٹے کا سفر مار دیتا ہے انسان کو یہاں تک کہ کمپنیاں ایسے افسر کو حکماً منع کر دیتی ہیں کہ زیادہ گہری سوچ کا کام تم نے نہیں کرنا' کچھ دن آرام کرو جب پوری طرح آرام ہو جائے گا تو پھر گہری سوچ کے کام کیا کرنا ورنہ غلطی کر جاؤ گے۔

تو یہ بات ہے کہ تیز رفتاری ایک کرہ کو طے کرنے میں زیادہ کرّے کو طے کرنے میں مدد دیتی ہے مگر ساتھ ہی بوریت پیدا کرتی ہے کیونکہ اس کرّے کے متعلق کچھ علم آپ کو نہیں ہو رہا کہ وہ ہے کیا۔ اس کی بجائے پیدل چل کر دیکھیں آپ حیران ہوں گے اس سفر میں اور اس سفر میں کتنا فرق ہے۔ جب پیدل اتر کے آپ خوش منظر پہاڑوں کا سفر کریں تو چلتے چلتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جسم تھک تو جائے گا مگر دماغ اکتائے گا نہیں۔ اور اگر زیادہ لطف اٹھانا ہے تو بعض لوگوں کا یہ طریقہ ہے' بعض سیاحوں کا کہ کسی ایک منظر پر جا کے بیٹھ رہتے ہیں سارا دن بیٹھے رہتے ہیں۔ اگر وقت ہو تو اس سے زیادہ طبعی مناظر سے انسان لطف اندوز نہیں ہو سکتا۔ جب بیٹھ کے دیکھتے ہیں تو آپ تو بیٹھے رہتے ہیں مگر منظر گزرتا ہے۔ ایک ندی کے کنارے جب آپ بیٹھے ہوں تو وہاں پہلے جو چیزیں دکھائی نہیں دے رہی تھیں وہ دکھائی دینے لگتی ہیں۔ وہ زمین جس پر آپ بیٹھے ہوئے ہیں' وہ ریت جس پر آپ بیٹھے ہوئے ہیں' وہ پتھر جس پر آپ بیٹھے ہیں ان کے اندر سے چیزیں ایسی دکھائی دینے لگتی ہیں جن کا پہلے خیال بھی نہیں گزرا ہو گا۔

ریت اٹھنے لگتی ہے اس میں سے کیڑے مکوڑے نکلتے ہیں۔ پتھر کے رنگ' اس کی کائی اور اس کائی میں سے کچھ کیڑے نکلتے ہیں کچھ اس پہ آ کے بیٹھتے ہیں تو آپ تو بیٹھ جاتے ہیں مگر دنیا چلنے لگتی ہے اور چلتے ہوئے آپ کے سامنے نئے سے نئے مناظر پیش کرتی چلی جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی ذات اس پہلو سے ایک بیٹھے ہوئے نظارہ کرنے والے کے مشابہ ہے کہ خدا کے سامنے ساری کائنات پھرتی ہے لیکن وہ نہیں ہلتی وہ اپنی جگہ پر قائم ہے۔ تو قائم بالذات کا ایک یہ بھی معنیٰ ہے لیکن جو کائنات اس کے اردگرد پھرتی ہے وہ کتنی ہے آخر کتنی کائنات ہے جو اس کے گرد چکر کھا سکتی ہے اس کا ذکر آیت الکرسی میں موجود ہے۔

حضرت مسیح موعود (-) کی ایک تفسیر میں یہاں آپ کے سامنے رکھتا ہوں اس آیت الکرسی کی جو گزشتہ مفسرین کی تفسیروں سے بالکل مختلف ہے اور بہت عظیم الشان اور بہت گہری ہے اور جو سوال میں نے اٹھایا ہے اس کا جواب اس میں موجود ہے۔ (-) کرسی تخت کو بھی کہتے ہیں اور علم کو بھی کہتے ہیں عربی میں کرسی علم کا نام بھی ہے اور تخت کو بھی کہتے ہیں۔ پس عام ترجمہ کرنے والے مفسرین یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ کا عرش مراد ہے اس عرش پر خدا بیٹھا ہوا ہے۔ اگر عرش پر بیٹھا ہوا ہے تو اس عرش کو اٹھایا کس نے ہوا ہے۔ ولا یئودہ سے حضرت مسیح موعود (-) نے یہ استنباط فرمایا کہ عرش اسی نے اٹھایا ہوا ہے ورنہ تھکے کیوں۔ تھکنے کا کیا مضمون ہے یہاں پہ۔ کرسی اس نے اٹھائی ہوئی ہے' اس پر بیٹھا ہوا نہیں ہے اور کرسی کو اٹھانا جس پر ساری کائنات بیٹھی ہوئی ہو اس کو دوبھر نہیں ہے اس کے لئے کسی تھکاوٹ کا موجب نہیں بنتا۔

تو (-) تمام زمین و آسمان' ساری کائنات اس خدا کی اٹھائی ہوئی کرسی پر بیٹھی ہوئی ہے اور دن رات اس کی حفاظت کر رہا ہے' ان کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے لیکن تھکتا نہیں۔ یہ صفت ہے اللہ تعالیٰ کی جو آیت الکرسی میں مذکور ہے۔ حضرت مسیح موعود (-) کے پورے الفاظ یہ ہیں "یعنی خدا کی کرسی کے اندر تمام زمین و آسمان سمائے ہوئے ہیں" (چشمہ معرفت ص110 حاشیہ) کرسی پر کی بجائے کرسی کے اندر فرمایا ہے۔ اصل میں کرسی کا معنیٰ چونکہ علم بھی ہے اس لئے حضرت مسیح موعود (-) نے ایسے الفاظ استعمال فرمائے جو کرسی کی جسمانی کیفیت سے دماغ کو توڑ کر اس کی علمی کیفیت کی طرف انسان کو متوجہ کریں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے علم کی کرسی ہے جس کے اندر ساری کائنات سمائی ہوئی ہے۔ اگر وہ ہر جگہ موجود نہ ہو تو ساری کائنات اس کے علم کی کرسی میں سما کیسے سکتی ہے۔ گویا **اس کے علم نے ساری کائنات کا بوجھ اٹھایا ہوا ہے۔ اس کے علم سے ہی کائنات پرورش پاتی ہے اور تمام تر کائنات اس کے علم کے دائرے میں محدود ہے۔ ایک ذرہ بھی اس سے باہر نہیں۔**

یہ صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ خدا ہر جگہ موجود ہے۔ جب ہر جگہ موجود ہے تو اس کے سفر کی ضرورت نہیں۔ اس کے گرد اس کی پیدا کی ہوئی کائنات گھوم رہی ہے اور سفر کر کے خدا کے سامنے وہ مناظر پیش کرتی ہے جو اس نے پیدا کئے اور ان کے نتیجے میں وہ اپنی مخلوقات کو پلتا ہوا' زندگی پاتا ہوا' نشوونما پاتا ہوا' بڑھتا ہوا ارتقائی حالات میں دیکھتا ہے۔ اب یہی ایک مشغلہ اتنا عظیم مشغلہ ہے کہ یہ مشغلہ کسی کو تھکا سکتا ہی نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے موقع پر فرمایا کہ اگر ہم نے کوئی دل پسندی کا مشغلہ ڈھونڈنا ہوتا' دل لگانے کا تو اپنی ذات ہی سے ڈھونڈتے ہمیں کسی اور کی محتاجی نہیں ہے۔ اور آیت الکرسی اسی مضمون کو پیش کر رہی ہے کہ خدا کی ذات کے اندر اتنا دلچسپ مشغلہ ہے کہ کسی کو نصیب ہو جائے تو اس کو ضرورت ہی کوئی نہیں ہے کہ اور مشغلوں کی تلاش کرتا پھرے۔

اپنی ہی ذات میں اس کے دل بہلاوے کا اگر ہم اردو محاورہ استعمال کریں یا کوئی دنیاوی محاورہ استعمال کریں تو کہتے ہیں دل بہلاوہ۔ تو اللہ کا ویسے تو الگ دل کوئی نہیں مگر دل بہلاوہ جس کو کہتے ہیں گویا اپنی انسانی زبان میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ خدا کے بہلانے کا بھی تو کوئی انتظام ہونا چاہئے ورنہ ازلیت اور ابدیت بور کرنے کے لئے بہت کافی ہونی چاہئے۔ ایک شخص جس کا وجود ختم ہی نہ ہو وہ کس مصیبت میں مبتلا ہو جائے گا۔ لیکن اگر اس کے دل بہلاوے کا مسلسل انتظام ہو تو اس کے بور ہونے کا سوال نہیں بلکہ جتنا لمبا چلے گا اتنا ہی زیادہ اس کو زندگی کا لطف آئے گا۔ تو اگرچہ لطف آنے کا محاورہ ہم خدا کے متعلق انسانی محاوروں کی صورت میں استعمال نہیں کر سکتے مگر حقیقت یہی ہے کہ اللہ کا بھی ایک لطف ہے اور اس لطف میں ڈوبا ہوا ازل سے ابد تک جاری ہے اور ساری کائنات پر اس کی نگاہ ہے۔ کائنات کی ہر چیز کو اس نے اٹھایا ہوا ہے۔ یعنی اس کو اگر وہ چھوڑ دے تو ختم ہو جائے اور اس کرسی کو اٹھانے میں اس کو کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ (-) زمین و آسمان دونوں کی کائنات کو اٹھائے ہوئے ہے۔

اب جہاں تک آسمان کی کائنات کا تعلق ہے اس کے متعلق سائنس دان ہمیں اب بہت سی خبریں دے رہے ہیں اگر ان کو اس کا اربواں حصہ بھی پتہ نہیں۔ کچھ بھی نہیں پتہ صرف تیز رفتار آلات کے ذریعے' شعاعوں کے ذریعے کچھ نہ کچھ معلوم کر رہے ہیں مگر گھما کہ کر زمین بھی اس میں داخل فرمادی۔ یہ اہل فکر کو دعوت دی ہے کہ تم دیکھو تو سہی کہ زمین میں کتنی چیزیں ہیں جن کا بوجھ تم نے نہیں اٹھایا ہوا صرف اللہ نے اٹھایا ہوا ہے اور تھکتا ہی نہیں جاری و ساری کام ہے۔ زندگی بخشا' نئی سے نئی زندگی پیدا کرنا اور پھر ہر چیز کا سہارا بننا اس کے لئے ہمیشہ باقی رہنے کا انتظام کرنا یہ اتنا وسیع مضمون ہے کہ انسان کی نسلیں قیامت تک چلتی چلی جائیں وہ اس پر حاوی نہیں ہو سکتیں۔ پس لا یحیطون بشی. کا عنوان بار بار انسان کے سامنے ابھرتا ہے اور یہ آیت ہے جو انسانی فکر کا پیچھا نہیں چھوڑتی' متنبہ کرتی رہتی ہے ہر موڑ پر تلاش کرو' دیکھو' غور کرو (-) مگر اس کے علم کا احاطہ نہیں کر سکیں گے مگر اتنا ہی جتنا وہ چاہے اور جب وہ چاہے۔

اس سلسلے میں ایک اور دانشور کا حوالہ میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں جو ایک اور بہت بڑے انگلستان کے عظیم سائنس دان کے متعلق ہے۔ انگریزی Poetry میں ایک نام بہت مشہور ہے اور بہت عظمت حاصل کی ہے اس نے۔ اس کی چھاپ اتنی مختلف ہے باقی شعراء سے کہ پوپ الیگزانڈر (Pope Alexander) یا الیگزانڈر پوپ کا نام اپنی ذات میں ایک الگ چھاپ کا علم بردار رہے۔ پوپ کے اوپر بہت سے انگریز محققین نے اپنی عمریں گلائی ہیں اس پر ہی انہوں نے بڑے بڑے مقالے لکھے اور پی ایچ ڈی حاصل کی۔ ہمارے ایک پروفیسر ہوا کرتے تھے انگلستان میں یہاں Brikbeck College میں وہ بھی پوپ کے سپیشلسٹ ہوتے تھے۔ تو پوپ شاعر نے ایک ایسی بات کہی ہے ایک سائنس دان کے متعلق جس کے متعلق میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جب سے دنیا بنی کسی سائنس دان کو اتنا عظیم خراج تحسین پیش نہیں کیا گیا۔ آپ سمجھیں گے مبالغہ ہے۔ میں آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں بات اور مجھے بتائیں اس میں کون سا مبالغہ ہے۔

پوپ یعنی یہ الیگزانڈر پوپ 1688ء میں پیدا ہوا اور 1744ء میں صرف چھپن سال کی عمر میں فوت ہو گیا۔ لیکن نیوٹن اس سے بہت پہلے پیدا ہوا تھا اور اس کی زندگی ہی میں فوت ہوا۔ اس وقت اس کی عمر انتالیس سال کی تھی تو اس کو غالباً توجہ دلائی گئی اس وقت یہاں سب سے بڑا عظیم شاعر یہی تھا کہ نیوٹن کے اوپر اس کی شان کے مطابق کوئی ایسا شعر کہو کہ اس کے کتبے پر لکھا جا سکے اور اس چیلنج کو اس نے کس شان سے پورا کیا عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اس نے لکھا اور غالباً یہی اس کے کتبہ پر تحریر اب بھی درج ہو گی۔ مجھے علم نہیں میں نے نیوٹن کا کتبہ دیکھا نہیں۔ لکھا اس نے اس کتبے کی خاطر تھا۔ وہ کیا ہے۔

Nature and Nature's Laws Lay hid in night
God said,"Let Newton be and all was light

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

قانون قدرت اور قانون قدرت کے راز رات کے اندھیرے میں لپٹے ہوئے تھے یعنی لاعلمی کے اندھیرے میں پڑے ہوئے تھے۔ اب جیسا کہ بائبل میں آتا ہے کہ خدا نے کہا روشنی ہو جا اسی حوالے سے اس کا دماغ اس طرف گیا ہے اور اس نے یہ عظیم بات کہہ دی کہ خدا نے یہ نہیں کہا کہ روشنی ہو جا خدا نے فرمایا "Let Newton be" نیوٹن ہو جا اور روشنی پھیل گئی۔ اتنا عظیم مقولہ ہے کہ آج تک کسی سائنس دان کو دنیا کے پردے پر ایسا خراج تحسین پیش نہیں کیا گیا ہو گا۔ اور واقعتہً یہ سچا ہے۔ کیونکہ دنیا کے بڑے بڑے **عظیم الشان سائنس دان روشنی سے اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں یعنی خدا سے دور چلے جاتے ہیں نیوٹن وہ سائنس دان ہے جس نے اندھیروں سے خود بھی روشنی کی طرف سفر کیا اور روشنی کو پالیا اس لئے اگر دنیا کے تمام سائنس دانوں میں کسی کو حقیقت میں ولی اللہ کہا جا سکتا ہے تو وہ نیوٹن تھا۔** اس لئے نیوٹن کے اپنے اقرار سے پہلے جو میں ابھی آپ کے سامنے رکھوں گا۔ میں نیوٹن کے متعلق یہ بات آپ کو سمجھا دوں کہ عیسائیت کی گود میں اس نے پرورش پائی' بچپن سے تثلیث کا مذہب اس کو پڑھایا گیا مگر جوں جوں اس نے خدا کے نور سے روشنی حاصل کی تثلیث سے بیزار ہوتا چلا گیا اور رفتہ رفتہ اس کی توجہ بائبل کی طرف بھی منتقل ہوئی جبکہ جانتا تھا کہ لازماً اصل میں یہ خدا کا کلام ہے تو بائبل کی تشریحات جو عیسائی دنیا تثلیث کے حق میں پیش کیا کرتی تھی اس نے انہی حوالوں کو تثلیث کے خلاف استعمال کیا۔ اور حضرت مسیح موعود (-) نے جو ہمیں علم کلام عطا کیا ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس کا فیض گزشتہ میں سفر کر کے' ماضی میں سفر کر کے نیوٹن تک بھی پہنچا اور وہی استنباط ہے حیرت انگیز طریق پر یہاں تک کہ عیسائیت کی پیش کردہ تثلیث سے کلیتہً بیزار ہو گیا۔ اور اس کے نتیجے میں اعلان کیا کہ **میں اب اس سوچ کے سفر کے بعد خدا کی ہستی کا اس سے بہت زیادہ قائل ہو چکا ہوں جتنا پہلے تھا اور حضرت عیسیٰ کی محبت میرے دل میں جاگزیں ہو گئی ہے۔** کیونکہ وہ مؤحد تھا اور ایک خدا کا پجاری تھا اس نے کبھی نہیں کہا کہ میری عبادت کرو۔ اب آج انگریز بجا طور پر نیوٹن پر فخر کرتے ہیں لیکن حقیقت میں بجا طور پر نہیں کرتے کیونکہ وہ نیوٹن جس پر فخر ہونا چاہئے تھا اس نیوٹن کو تو انہوں نے اٹھا کر باہر پھینک دیا تھا۔

اب ضمناً میں نیوٹن کا تعارف کراؤں پھر اس نے جو بات کہی ہے میں اس کی طرف آؤں گا۔ نیوٹن کو کیمبرج یونیورسٹی میں اس کے علم و فضل کے نتیجے میں پروفیسرشپ کی کرسی دی گئی اور اس کے ساتھ اس زمانے میں جتنا بھی وظیفہ پاؤنڈوں کی صورت میں مقرر تھا وہ اتنا تھا کہ بڑی آسانی کے ساتھ جس کی ضرورتیں کم ہوں اس کے لئے تو اور بھی زیادہ آسانی تھی۔ یہ اپنی زندگی کے مصارف اسی میں سے نکالتا۔ کسی اور کام کی ضرورت نہیں' دن رات یہ لیبارٹری میں خرچ کرتا تھا۔ کہتا تھا کہ مجھے کبھی بھی ایسا دن نہیں چڑھا کہ میں اٹھ کر لیبارٹری میں گیا ہوں اور میرے بچوں کی مجھ سے پہلے آنکھ کھل گئی ہو۔ اور کبھی بھی لیبارٹری سے باہر نہیں نکلا جبکہ میں نے لیبارٹری میں بارہ کے بجنے کی آواز نہ سنی ہو۔ جب گھنٹہ گھر بارہ بجاتا تھا تو میں سمجھتا تھا کہ اب کافی ہو گئی ہے مجھے واپس چلے جانا چاہئے۔ اور اس کیفیت میں اس نے علم کا تتبع کیا تھا۔

اس بے چارے کو کیمبرج یونیورسٹی نے اس الزام کے نیچے نکال باہر مارا کہ Trinity College جو ہے کیمبرج کا اس کے تم پروفیسر بنے ہوئے ہو اور Trinity کے خلاف پرچار کر رہے ہو' تم تو جاہل ہو بالکل' تمہیں کوئی علم نہیں کہ ٹرینٹی کے بغیر تو کائنات ہی نہیں ہے تم کس کائنات کی باتیں ہمیں بتا رہے ہو جس میں Trinity نہیں ہے۔ نیوٹن نے کوڑی کی بھی پرواہ نہیں کی۔ **اس نے کہا کہ میں نے جو نور حاصل کرنا تھا وہ اللہ تعالیٰ سے حاصل کر لیا ہے اور تمہاری Trinity کے نور کی مجھے کوئی ضرورت نہیں کیونکہ یہ اندھیرا ہے' یہ جہالت ہے۔** پس یہ فقرہ پوپ کا اب آپ دوبارہ سنیں۔ خدا نے کہا کہ "Let Newton be and all was Light" نیوٹن کے ساتھ نور وابستہ ہو گیا

اور اس روشنی کو حاصل کرنے کیلئے اس نے بیحد قربانیاں کیں۔ پروفیسرشپ کو اتار کر پھینکا اور کوئی ذریعہ معاش نہیں تھا پھر غالباً ٹیوشن لے کر یا کس طرح پلا ہے۔ لیکن اس وقت ساٹھ پاؤنڈ تھا غالباً اس کا وظیفہ۔ وہ اس نے ایک طرف پھینک دیا کہ اپنا وظیفہ اپنے پاس رکھو میں خدا کو نہیں چھوڑ سکتا میں Trinity College کو چھوڑ سکتا ہوں اور اپنے علم کی تحقیق پھر بھی جاری رکھی۔

یہ آئزک نیوٹن (Isaac Newton) ہے جس کے متعلق میں نے عرض کیا ہے کہ جب سے دنیا میں علمی انقلابات آئے ہیں ایسا علمی انقلاب کسی سائنس دان کے ذریعے نہیں آیا جس سے دنیاوی علوم کی روشنی بھی پھیل گئی ہو اور روحانی علوم کی روشنی بھی پھیل گئی ہو۔ ایک نیوٹن تھا اور نیوٹن کا اپنا اقرار سن لیجئے میں کیا ہوں۔ نیوٹن اپنے آپ کو کیا سمجھتا تھا اس کے الفاظ میں۔

I do not know what I may appear to the world but to myself I seem to have been only a boy playing on the sea shore"

میں اپنی نظر میں تو اپنے آپ کو ایک چھوٹے سے بچے کے طور پر دیکھتا ہوں جو علم کے سمندر کے ساحل پر کھیل رہا ہو۔

کیونکہ اس نے علم کا ایک نیا دور شروع کروایا ہے چونکہ اس پر خدا بھی روشن ہو چکا تھا اس لئے اس کی اپنی علمی حیثیت اس کی نظر میں سکڑ گئی۔ اور (-) اس کو علم نہیں تھا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ مگر یہی اعلان اس نے کیا ہے اور ببانگ دہل یہ اعلان کیا ہے (-) اس کے علم کا کوئی چیز احاطہ نہیں کر سکتی مگر جتنا وہ چاہے اور جسے وہ چاہے اس کو اتنا ہی احاطہ نصیب ہو گا۔ چنانچہ کہتا ہے میں ایک چھوٹے بچے کی طرح سمندر کے ساحل پر یعنی علم کے سمندر کے ساحل پر اپنے آپ کو دیکھ رہا ہوں جو اپنی توجہ بٹانے کی خاطر' اپنے دل بہلاوے کے لئے کبھی ایک چھوٹا سا ملائم پتھر ڈھونڈ لیتا ہے اس کو اپنے کلّہ پہ لگاتا ہے۔ یہ کہتا ہے کہ دیکھو ملائم پتھر ہے اور کبھی کوئی گھونگا تلاش کر لیتا ہے جو سمندر کی تہہ میں بنا ہے کیسے بنا' کیوں بنا' کیوں گھونگے کے جانور نے اس کو چھوڑ دیا اس کی تفصیل پر اس کی کوئی نظر نہیں ہوتی لیکن اپنے لئے وہ "or a prettier shell than ordinary" عام شیل سے زیادہ کوئی خوبصورت سا شیل اس کو نظر آئے تو اسے چن لیتا ہے۔

اب یہ تجربہ تو آپ سب کا ہی ہو گا جنہوں نے بھی ساحل سمندر پہ پکنک منائی ہے خواہ وہ کراچی کے ہوں یا انگلستان کے ہوں اکثر لوگ تو ایسے ہیں یہاں جنہوں نے ضرور ساحل سمندر دیکھا ہو گا اور پکنک بھی منائی ہو گی وہ جانتے ہیں کہ کس طرح وہ دوڑے پھرتے ہیں گھونگوں کی تلاش میں' خوبصورت پتھروں کی تلاش میں' چھوٹے ہوں یا بڑے ہوں سارے اس جدوجہد میں شامل ہو جاتے ہیں۔ تو نیوٹن کہتا ہے کہ میں بھی اپنے آپ کو اس بچے کے طور پر دیکھتا ہوں

Whilst the great ocean of truth lay all undiscovered before Me.(Brewster's Memoirs of Newton II.XXVII)

میں ایسے بچے کے طور پر دیکھتا ہوں جو اس قسم کے گھونگوں وغیرہ کے چننے میں مصروف ہو جبکہ عظیم الشان سچائی کا سمندر اس کے سامنے دور تک پھیلا پڑا ہو اور گہرائی میں اس کا کوئی اتھاہ نظر نہ آئے اگر وہ اپنے آپ کو عالم اور سائنس دان کہہ سکتا ہے تو کہتا ہے پھر نیوٹن سے بھی توقع رکھ لو کہ وہ اپنے آپ کو کیا دیکھ رہا ہے۔

کتنی گہری' کتنی حقیقی بات کی ہے اور وہی سمندر ہے جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ اس کے اندر اتنے بے شمار خدا تعالیٰ کی صناعی کے گواہ موجود ہیں کہ واقعتہً ایک ناپید اکنار سمندر ہے جو کبھی ساری زندگی کی جستجو پر ختم نہیں ہو سکے گا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (-) کہ اس کے علم کی کرسی آسمانوں میں محیط ہے۔ مگر تم یہ نہ خیال کرو کہ ہم تمہیں اونچا اڑنے کی دعوت دے رہے ہیں۔ تم میں طاقت کہاں ہے کہ آسمانوں کے راز معلوم کر سکو۔ زمین کے اوپر غور کر کے دیکھو اور سطح زمین پر جو کائنات پھیلی پڑی ہے اس پر بھی ذرا غور کر کے دیکھو اور سمندر میں جو ڈوبی ہوئی کائنات ہے اس پر بھی غور کر کے دیکھو۔

پس ریشم کے جس کیڑے کی مثال میں نے آپ کو دی تھی وہ سمندر کے اندر نہیں بلکہ زمین کے باہر ہے اور اس تلاش میں سائنس دان نئے سے نئے علم کی شاخیں نکال رہے ہیں کہ زمین کے اوپر' جنگلوں میں اور زمین کی سطح پر دھنسے ہوئے کیڑوں کی صورت میں کیا کچھ ہے۔ جس پر ہمیں تحقیق کرنی ہے۔ اور جو بھی تحقیق کرتے ہیں اس کے نتیجے میں مزید سے مزید اور باتیں معلوم ہوتی چلی جاتی ہیں اور سفر ختم ہونے کی بجائے اور پھیل جاتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی ابدیت کا یہ بھی ثبوت ہے اس کی ازلیت کا یہ بھی ثبوت ہے کہ وہ ازلی ابدی ہے اس کی تخلیق میں بھی ایک ازلیت اور ابدیت کا رنگ پایا جاتا ہے۔

جتنا بھی آپ زمین کی سطح پر بسنے والے کیڑے مکوڑوں میں ہی نہیں بلکہ اور مخلوقات پر غور کریں تو ان کی کنہ تک آپ پہنچ نہیں سکتے۔ آج کل جو تحقیقات ہو رہی ہیں ان میں شیروں پر بھی تحقیق ہو رہی ہے اور بکثرت وہ باتیں معلوم ہو رہی ہیں جن کا پہلے کوئی علم نہیں تھا مگر شیر کی سرشت میں وہ چیزیں کیوں آئی ہیں' کیسے داخل ہوئیں اور کس نے وہ باتیں سکھائیں اس کو' اس کے متعلق یہ کچھ نہیں جان سکتے۔ بعض سائنس دانوں نے تو یہ بات قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے کہ تم جانوروں کے دماغ میں جو کچھ گزر رہا ہے اس کو معلوم کرنے کی طاقت رکھتے ہو۔ کہتے ہیں ہم اس کا انکار کرتے ہیں کیونکہ جو دماغ کے اندر گزر رہا ہے اس دماغ میں داخل ہونے کی تمہیں استطاعت نہیں ہے اور اس کی سوچ میں شامل ہونے کی استطاعت نہیں ہے۔ تمہیں یہ بھی نہیں پتہ کہ شیر کس آنکھ سے دنیا کے جانوروں کو دیکھ رہا ہے۔ وہ کیوں بعض چیزوں سے رک جاتا ہے جبکہ وحشی جانور سے توقع ہونی چاہئے کہ وہ نہ رکے اور کیوں بعض چیزوں پر وہ حملہ آور ہوتا ہے اس کی بھی وجوہات کیا کچھ ہیں۔

چنانچہ یہ تحقیق جاری وساری ہے اور جہاں تک میں اپنے شوق کے مطابق ان معلومات کو رسالوں میں اور کتابوں میں پڑھتا جاتا ہوں میں حیران ہوتا جاتا ہوں کہ (-) خدا تعالیٰ نے جتنی توفیق بخشی ہے اتنا ہی احاطہ اور جب توفیق بخشا ہے اس کا احاطہ عطا کرتا ہے مگر اپنے علم کا احاطہ دیتا ہے یہ خود کچھ نہیں پیدا کر سکتے۔ اب یہ دوسرا پہلو ہے۔ بعض لوگ رسالوں میں یہ نئے نئے علوم کی دریافت کی باتیں پڑھ کر سمجھتے ہیں کہ یہ تو بندہ بھی خدا بن گیا ہے۔ لیکن یہ سارے علوم جن کی وہ دریافت کر رہے ہیں خدا نے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ انسان کی پیدائش سے بہت پہلے سے پیدا شدہ ہیں۔

پس حضرت مسیح موعود (-) نے جو فرمایا علوم میں سفر ہے اپنے علم کی کرسی کے اندر اٹھائے ہوئے ہے خدا تعالیٰ تو یہ بات اور بھی زیادہ وضاحت اور گہرائی سے اس تحقیق پر نظر ڈالنے سے ثابت ہو جاتی ہے کہ یہ جتنی تحقیق کرتے ہیں یہ اللہ کے علم کے بارے میں تحقیق کرتے ہیں اس نے جو زندگی عطا کی ہے اس کے بارے میں تحقیق کرتے ہیں خود تو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے۔ کچھ پیدا کرنے سے کلیتہً عاجز ہیں۔ پس آپ جو دیکھتے ہیں کہ جیٹ دنیا میں پھر رہے ہیں اور بڑی بڑی توپیں ایجاد ہو رہی ہیں' بڑے بڑے مہلک آلے ایجاد ہو رہے ہیں یہ سارے کے سارے پہلے سے اللہ تعالیٰ نے جس کو کہتے ہیں Potentialy تیار رکھے ہوئے تھے۔ یعنی ان کا وہ مادہ' میٹیریل جس سے یہ چیزیں بنتی ہیں وہ خدا نے بنائی ہوئی تھیں یہ کچھ بھی خود نہیں بنا سکتے۔

اور اس کی سمجھ ان کو کس نے دی جس دماغ سے انہوں نے سمجھا ہے وہ دماغ خود انہوں نے بنایا نہیں تو اس طرح آپ کہہ سکتے ہیں کہ بالواسطہ جتنی بھی یہ جستجو کریں وہ سارے اللہ کے علم کے اندر ہے اور اس کا بھی کوئی احاطہ نہیں کر سکتا جب تک اللہ تعالیٰ کسی ایک حصے کے احاطے کی خود توفیق نہ بخشے۔ اتنا سا یعنی ایک طرف سے اس کو جیسے کمان ہوتی ہے علم کو ایک طرف سے گھیرتے ہیں اور سارا علم کمان سے دوسری طرف کھلا پڑا ہوا ہے۔ اور جیسے کمان سے تیر چلایا جاتا ہے اس طرح اس علم کی کمان سے یہ اس جانب تیر چلاتے ہیں جس تک خود پہنچے ہی نہیں ابھی اور وہ تیر کبھی نشانہ پر لگتا ہے' کبھی نشانے پر نہیں لگتا۔ اکثر نہیں لگتا۔ لیکن جب نشانہ پر لگتا ہے تو کمان کے اس رخ کی طرف سفر شروع کرتے ہیں وہاں پہنچ کر معلوم کرتے ہیں کہ او ہو ابھی تو بہت زیادہ آگے سفر باقی ہے سارا وہ جنگل باقی ہے جس کا سفر ابھی طے نہیں ہوا۔

تو یہ آیت الکرسی کا ایک مضمون ہے جو میں آج آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود (-) کے حوالے سے اور بعض دانشوروں کے حوالے سے پیش کر رہا ہوں۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ یہ مضمون اپنی ذات میں ناپیدا کنار ہے۔ **میں خود اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس مضمون کی تلاش میں علم کے سمندر کے کنارے ایک چھوٹے بچے کی طرح چند سیپیاں چن رہا ہوں اس سے زیادہ کوئی بھی حیثیت نہیں اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ جن کو میں ملائم سمجھ رہا ہوں وہ ملائم ہیں بھی کہ نہیں اس کا بھی میں احاطہ نہیں کر سکتا۔**

پس اللہ کی کائنات کا سفر اس کی جستجو میں گزاریں تو اس ذریعے سے بھی اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو گی اور خدا تعالیٰ کی صفات آپ کے دل پر ایک نور کی طرح جلوہ گر ہوں گی۔ خدا کرے کہ یہ نور ہم پر بھی چمکے اور ہماری وساطت سے سب دنیا پر چمکے۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 9- اپریل 1999ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

منگل 18- مئی 1999ء

1-00 a.m. روحانی خزائن۔
1-50 a.m. ہومیوپیتھی کلاس۔
3-10 a.m. نارویجین سیکھئے۔
3-35 a.m. ڈاکومنٹری۔ لندن کار شو 1998ء
4-50 a.m. چلڈرنز کلاس۔ حضور کے ساتھ۔
5-20 a.m. لقاء مع العرب۔
6-20 a.m. ایم ٹی اے سپورٹس۔ کرکٹ میچ
7-00 a.m. اردو کلاس
8-15 a.m. نارویجین زبان سیکھئے۔
8-50 a.m. ہومیوپیتھی کلاس
10-50 a.m. چلڈرنز کلاس۔ حضور کے ساتھ۔
11-20 a.m. پشتو پروگرام۔
12-35 p.m. لقاء مع العرب
1-50 p.m. اردو کلاس۔
4-40 p.m. سویڈش سیکھئے۔
5-05 p.m. فرام دی آرکائیوز۔
6-50 p.m. ملاقات
7-55 p.m. چلڈرنز کارنر۔ تلفظ قرآن۔
8-20 p.m. چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو سیشن۔
10-30 p.m. اردو کلاس۔
11-40 p.m. لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بدھ 19- مئی 1999ء

1-15 a.m. ہماری کائنات
1-45 a.m. ملاقات
2-50 a.m. سویڈش سیکھئے۔
3-10 a.m. تقریر۔
4-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔ تلفظ قرآن۔
5-00 a.m. لقاء مع العرب
6-00 a.m. فرام دی آرکائیوز۔ خطبہ جمعہ 1989ء
7-25 a.m. اردو کلاس۔
8-40 a.m. سویڈش سیکھئے۔
9-00 a.m. ملاقات
10-55 a.m. چلڈرنز کارنر۔ تلفظ قرآن
12-10 p.m. ہماری کائنات
12-45 p.m. لقاء مع العرب۔
1-45 p.m. اردو کلاس۔
4-35 p.m. جرمن سیکھئے۔
5-05 p.m. تبرکات۔ تقریر از مولانا جلال الدین شمس جلسہ سالانہ ربوہ 1965ء
7-05 p.m. ملاقات
8-10 p.m. چلڈرنز کارنر۔ مقابلہ حفظ اشعار۔
10-30 p.m. اردو کلاس۔
11-30 p.m. لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعرات 20- مئی 1999ء

1-15 a.m. ایم ٹی اے لائف سٹائل۔ ہنر۔ وال پینٹنگ
1-35 a.m. انگریزی کا صحیح استعمال۔ از پاکستان
2-00 a.m. ملاقات۔
3-30 a.m. جرمن سیکھئے۔
4-55 a.m. چلڈرنز کارنر۔ مقابلہ حفظ اشعار
5-25 a.m. لقاء مع العرب
6-35 a.m. تبرکات۔ تقریر جلسہ سالانہ 1965ء
7-10 a.m. اردو کلاس۔

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

8-25 a.m. جرمن زبان سیکھئے۔
8-55 a.m. ملاقات
10-55 a.m. چلڈرنز کارنر۔ مقابلہ حفظ اشعار۔
11-25 a.m. سندھی پروگرام۔ خطبہ جمعہ 30- مئی 1997ء
12-30 p.m. ایم ٹی اے لائف سٹائل۔ المائدہ۔
12-50 p.m. لقاء مع العرب۔
1-50 p.m. اردو کلاس۔
4-40 p.m. عربی زبان سیکھئے۔
5-00 p.m. فرام دی آرکائیوز۔ مجلس سوال وجواب۔
7-10 p.m. ہومیوپیتھی کلاس۔
8-20 p.m. چلڈرنز کارنر۔ تلفظ قرآن۔
10-15 p.m. اردو کلاس
11-40 p.m. لقاء مع العرب۔

☆☆☆☆☆☆

اطلاعات و اعلانات

عہدیداران کرام کو ضروری نصائح

○ حضرت مصلح موعود نے فرمایا
"بعض جماعتوں کے عہدیدار یہ کہہ کر لوگوں کو خاموش کر رہے ہیں کہ جلدی نہ کرو پہلے غور کر لو گویا ان کا غور کا زمانہ ابھی باقی ہے ڈیڑھ دو مہینے سے میں خطبات پڑھ رہا ہوں اور تمام حالات وضاحت سے پیش کر چکا ہوں لیکن ابھی ان کے غور کا موقعہ ہی نہیں آیا۔ یہ مشورہ کوئی نیک مشورہ نہیں یا سادگی پر دلالت کرتا ہے یا شاید بعض خود قربانی سے ڈرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس سے روکنا چاہتے ہوں"
(کتاب مالی و جانی قربانیوں کے مطالبات ص 7)

تحریک جدید کا ایک قیمتی سبق یہ ہے کہ فاستبقوا الخیرات نیکی میں جس قدر جلدی کی جائے اتنا ہی اس کا ثواب زیادہ ہوتا ہے اس لئے حضرت مصلح موعود کی مذکورہ بالا نصائح عہدیداران کرام کے خصوصی تعاون کے لئے پیش کی جارہی ہے۔
(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

○ عزیزہ الماس مظفر بنت مظفر احمد صاحب بعمر تقریباً پانچ ماہ دارالعلوم غربی حلقہ خلیل اگزیما کی وجہ سے بیمار ہے۔
○ محترمہ سعید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالقدیر صاحب چیمہ دارالرحمت شرقی ربوہ گھٹنے کے اپریشن کی غرض سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔
○ مکرم مظفر احمد صاحب کارکن دارالضیافت ربوہ بعارضہ قلب بیمار ہیں۔
○ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ رانا شریف احمد صاحب مرحوم دارالنصر غربی بعارضہ فالج بیمار ہیں۔
○ مکرمہ نصرت منورہ صاحبہ اہلیہ اعجاز احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 99-5-5 کو تیسری بچی عطا کی ہے۔ زچہ اور بچی بیمار ہیں۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ جملہ مریضان کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم احمد بخش رند صاحب بستی رندان ضلع ڈیرہ غازی خان حال دارالعلوم جنوبی ربوہ 3 ماہ بوجہ یرقان ٹی بی بیمار رہنے کے بعد مورخہ 99-5-15 کو بعمر 65 سال وفات پا گئے۔ اگلے روز احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں مکرم خلیل احمد مبشر صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے جنازہ پڑھایا ان کی تدفین قبرستان عام ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم اللہ بخش صادق صاحب ناظم وقف جدید نے دعا کروائی۔ مرحوم کے دو بیٹے مکرم مبشر احمد صاحب رند اور مکرم رفیع احمد صاحب رند معلمین وقف جدید کے طور پر خدمت دین بجالا رہے ہیں۔ ایک بیٹا مبارک احمد صاحب دفتر خزانہ میں خدمت دین کی توفیق پا رہا ہے آپ مکرم قادر بخش صاحب سابق کارکن فضل عمر ہسپتال کے بڑے بھائی تھے۔
احباب موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

☆☆☆☆☆☆

اعلان گمشدگی

○ مکرم ڈاکٹر عبدالحفیظ طاہر صاحب صدر جماعت موسیٰ والا ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔
میری بھانجی عزیزہ نائیلہ مبشر بنت مبشر احمد مورخہ 99-3-26 F-G گرلز ہائی سکول پشاور صدر میں اپنا نتیجہ سننے گئی۔ مگر پھر گھر واپس نہیں آئی۔ تلاش بسیار کے باوجود ابھی تک بچی کا کوئی پتہ نہیں چل سکا۔ بچی کی عمر 13 سال۔ رنگ سانولا اور قد درمیانہ ہے۔ اگر کسی دوست کو علم ہو تو براہ مہربانی فون 290 610-04341 پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

☆☆☆☆☆☆

عطیہ خون
خدمت بھی عبادت بھی

عالمی خبریں
عالمی ذرائع ابلاغ سے

بھارتی کیمپ تباہ مقبوضہ کشمیر کے کارگل سیکٹر میں پاک فوج نے ایک بھارتی کیمپ تباہ کر کے 12- چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جھڑپیں دراس سیکٹر تک پھیل گئی ہیں۔ بھارتی فوج نے لوگوں سے علاقہ خالی کرا لیا ہے۔ اور کارگل سیکٹر میں مزید ہزاروں فوجی اور اسلحہ بھیج دیا ہے۔

کانگرس میں بغاوت بھارت میں حزب اختلاف کی جماعت کانگرس میں اس بات پر بغاوت ہو گئی کہ اطالوی نژاد سونیا گاندھی کو ملک کے وزارت عظمیٰ کے امیدوار کے طور پر کیوں پیش کیا جارہا ہے۔ سونیا نے کہا ہے کہ اپوزیشن کے پراپیگنڈے سے خوف زدہ نہیں ہوں۔

پاکستانی سفیر کا گھر نیلام لندن ہائی کورٹ نے برطانیہ میں پاکستانی ہائی کمشنر میاں ریاض سمیع کو انکی رہائش گاہ سے بے دخل کرنے اور 42 لاکھ پونڈ کی عمارت نیلام کرنے اور مدعی کے واجبات ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ برطانوی اخبار "سنڈے ٹیلی گراف" کے مطابق حکومت پاکستان نے بینظیر بھٹو کی مالی بے قاعدگیوں کی تحقیقات کیلئے ایک برطانوی فرم کی خدمات حاصل کی تھیں مگر بار بار کی یاد دہانیوں کے باوجود حکومت پاکستان نے فرم کو ایک لاکھ بیس ہزار پونڈز کے واجبات ادا نہیں کئے تھے۔

امن معاہدہ کانگو میں خانہ جنگی روکنے کے لئے افریقی ملکوں کے رہنماؤں نے ایک امن معاہدہ پر متحارب دھڑوں کے مابین جنگ بندی کرانے کی تجویز پیش کی ہے۔ مصالحانہ اجلاس لیبیا کے صدر معمر قذافی کی کوششوں سے بلایا گیا کانگو سے روانڈا اور یوگنڈا کی فوج کو واپس بلانے پر بھی اتفاق رائے ہو گیا۔ اجلاس میں کانگو کے صدر لارنٹ کابیلہ اور دیگر افریقی رہنماؤں نے شرکت کی۔

شمالی کوریا کی امریکہ کو دھمکی شمالی کوریا نے امریکہ کو دھمکی دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر واشنگٹن نے کوئی "چھیڑ چھاڑ" کی تو دونوں ملکوں میں جنگ چھڑ سکتی ہے۔ اور امریکہ کو منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔

جنوبی ایران میں زلزلہ جنوبی ایران میں شدید زلزلہ سے 10- دیہات صفحہ ہستی سے مٹ گئے ہیں۔ 20- افراد ہلاک اور 80 زخمی ہوئے ہیں۔

یوگوسلاویہ کے خلاف حملے نیٹو اور امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ یوگوسلاویہ کے خلاف فضائی حملے جاری رہیں گے۔ سرب فوج خود کو بچانے کے لئے لوگوں کو انسانی ڈھال کے طور پر استعمال کر رہی ہے۔

یوگوسلاویہ پر بمباری بند کی جائے روس اور بھارت نے امریکہ سے مطالبہ کیا ہے کہ یوگوسلاویہ پر بمباری فوری بند کی جائے۔ کسووو کا مسئلہ فوجی کارروائی کی بجائے اقوام متحدہ کے ذریعے حل کیا جائے۔

ٹیپو سلطان کی دوسو سالہ تقریبات بھارت کے جنوبی شہر میسور کے قریب سرنگاپٹم میں ٹیپو سلطان شہید کی دوسو سالہ تقریبات منانے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

طالبان اور حزب مخالف میں شدید لڑائی
افغانستان میں برسراقتدار طالبان اور حزب مخالف حزب وحدت کی فوجوں میں کئی دنوں کی شدید لڑائی کے بعد طالبان نے صوبہ بامیان کے آخری شہر یاکالنگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ مشرقی افغانستان کے صوبہ نعمان میں شدید لڑائی جاری ہے۔

یلسن کی پوزیشن مضبوط ہو گئی روسی صدر یلسن کے خلاف مواخذہ کی تحریک کی ناکامی کے بعد انکی پوزیشن مضبوط ہو گئی ہے۔ کیمونسٹ پارٹی مواخذہ کی تحریک کی ناکامی پر بہت شرمندگی محسوس کر رہی ہے۔ اور صدر یلسن کے خلاف نیا محاذ کھولنے پر تل گئی ہے۔

سرڈھانپنے کا تنازعہ ترکی کے صدر سلیمان ڈیمرل نے اس فرمان کی توثیق کر دی ہے کہ جس کی رو سے ایک خاتون رکن پارلیمنٹ کو سرڈھانپنے کی وجہ سے ترک شہریت سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اس خاتون نے اسلامی انداز میں سرڈھانپ کر پارلیمنٹ میں اپنی نشست سنبھالی تھی۔ بی بی سی کے مطابق اسلام پسند فضیلت پارٹی کی یہ رکن اپنی نشست سے محروم ہو جائے گی۔ اور ممکن ہے انہیں ترکی سے بھی نکال دیا جائے۔

عراق پر بمباری امریکہ اور برطانیہ کے جنگی طیاروں نے عراق پر تازہ حملہ کر کے عراق کے ریڈار سسٹم اور طیارہ شکن نظام کو تباہ کر دیا ہے۔

نئے مفتی اعظم سعودی عرب کے شاہ فہد نے شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ الشیخ کو نیا مفتی اعظم نامزد کر دیا ہے۔

بنگلہ دیش میں جھڑپیں بنگلہ دیش میں پولیس اور طلبہ میں جھڑپوں کے نتیجہ میں ایک طالب علم ہلاک اور 50 زخمی ہو گئے ہیں۔

کوسووو مہاجرین سے یکجہتی ایران میں جمعرات کو کوسووو مہاجرین سے یکجہتی کا دن منایا گیا۔ اس روز ایرانی شہریوں نے کسووو مہاجرین کے لئے نقدی اور اشیاء کی صورت میں دل کھول کر عطیات دیئے۔ ایرانی رہنما علی خامنہ ای نے 10- کروڑ ریال دیئے۔ جبکہ صدر محمد خاتمی نے 5 کروڑ ریال دینے کا اعلان کیا۔ کوسووو مہاجرین کیلئے ملک بھر میں ایک ہزار امدادی مراکز قائم کر دیئے گئے ہیں۔

A Leading Name in Screen Printing
KHAN NAME PLATES
NAMEPLATES, STICKERS, MONOGRAMS, CLOCK DIALS, SHIELDS AND ALL TYPES OF REQUIRED SCREEN PRINTING (ON CUSTOMER'S DEMAND)
LAHORE, Ph: 5150862-844862

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 17- مئی- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 28 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 42 درجے سنٹی گریڈ
18- مئی- غروب آفتاب- 7-03
19- مئی- طلوع فجر- 3-31
19 مئی- طلوع آفتاب 5-06

ہولناک حادثہ 95 زندہ جل گئے

جھنگ لیہ روڈ پر جھنگ سے 30 کلومیٹر دور سلطان اڈے پر ایک ٹینکر حادثے کی وجہ سے الٹ گیا جس سے پیٹرول بہنے لگا اور لوگوں نے بالٹیوں اور ٹین کے ڈبوں میں پیٹرول لوٹنا شروع کر دیا۔ ڈرائیور منتیں کرتا رہا کہ ایسا نہ کرو آگ لگ جائے گی اچانک کسی وجہ سے آگ بھڑک اٹھی اور 15- ہزار لیٹر پیٹرول موت بن کر بھڑک اٹھا۔ لوگوں کو بھاگنے کی بھی مہلت نہ ملی۔ اخبارات نے مرنے والوں کی تعداد 52 سے 95 لکھی ہے۔ یہ آئل ٹینکر ایک سائیکل سوار کو بچاتے ہوئے الٹا اور اس سے تیل ارد گرد بہنا شروع ہو گیا۔ قریبی علاقے کے لوگوں کو پتہ لگا تو انہوں نے بھاگ بھاگ کر تیل لوٹنا شروع کر دیا۔ یکایک کسی کار کی سپارکنگ یا کسی کے جلتا سگریٹ پھینکنے سے آگ بھڑک اٹھی ایک فرلانگ کے علاقے میں ہر طرف موت ہی موت تھی۔ تیزی سے پھیلتی ہوئی آگ نے لوگوں کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ دیا۔ آگ اتنی خوفناک تھی کہ اس کی تپش ایک میل تک محسوس کی گئی۔ 30 دکانوں اور مکانات سمیت 4 کاریں 2 ٹرک 6 موٹر سائیکل اور 25 سائیکل اور دو ٹریکٹر بھی جل گئے۔ شٹر گرا کر بھاگنے والے دکاندار بھی نہ بچ سکے۔ ایک جگہ گندم کا ذخیرہ بھی جل کر تباہ ہو گیا مقامی فائر بریگیڈ کی ایک ہی گاڑی دستیاب تھی جس کا پانی ختم ہوا تو ڈرائیور اسے لیکر واپس چلا گیا۔ نعشیں کوئلے کا ڈھیر بن گئیں۔ زخمیوں کا گوشت جلنے سے ہڈیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ کئی مویشی بھی جو قریبی منڈی میں موجود تھے جل گئے۔ ٹینکر کے ڈرائیور نے مساجد میں اعلان کرائے کہ آگ سے نہ کھیلو مگر کسی پر اثر نہ ہوا۔ زخمیوں کی تعداد 50 سے 120 تک بتائی گئی ہے۔ لاشیں مسخ ہو کر رہ گئیں۔ لاشیں لے جانے کے لئے ایمبولینس گاڑیاں کم پڑ گئیں۔ کاروباری مراکز بند کر دیئے گئے تاجروں کی طرف سے تین دن تک سوگ منانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ چیف سیکرٹری اور آئی جی جائے حادثہ پر پہنچے۔ زخمیوں کو جھنگ اور فیصل آباد کے ہسپتالوں میں منتقل کیا گیا۔ بروقت امدادی کارروائیاں نہ ہونے سے نقصان بڑھ گیا۔

ٹرین کے حادثہ میں 5 ہلاک 50 زخمی

صادق آباد کے قریب کوئٹہ ایکسپریس کو حادثہ پیش آنے سے 5- افراد ہلاک اور 50 زخمی ہو گئے۔ زخمیوں کی تعداد 100 سے زائد بیان کی گئی ہے۔ پٹڑی اکھاڑ دی گئی تھی جس سے آٹھ بوگیاں زمین میں دھنس گئیں ایک تباہ ہو گئی۔ اس حادثے کو تخریب کاری قرار دیا جا رہا ہے۔ کوئٹہ ایکسپریس سپیڈ سے گزر رہی تھی۔ کئی زخمیوں کے ہاتھ اور ٹانگیں کٹ گئیں۔ اکثر جگہ فش پلیٹیں نکلی ہوئیں اور نٹ بولٹ کھلے نظر آئے۔ ایک فٹ لائن کا ٹکڑا بھی ٹوٹا ہوا ملا۔ حادثے کا وقت علی الصبح پونے تین بجے بتایا گیا ہے۔ صوبائی وزیر مال جائے حادثہ پر پہنچ گئے۔

بھارتی فوج کا آزاد کشمیر پر حملہ

بھارت فوج نے آزاد کشمیر کے علاقے میں کنٹرول لائن کے اس پار سے بڑا حملہ کیا۔ کئی علاقوں پر شدید گولہ باری ہوئی۔ بھارتی فوج نے بعض سرحدی چوکیوں پر قبضہ کرنے کے لئے حملہ کیا۔ وائس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ فوجی کارروائیوں نے ساڑھے تین سو مسلح چھاپہ ماروں کا رابطہ توڑ دیا ہے جو مقبوضہ کشمیر میں گھس آئے تھے۔

تین وزراء سے استعفے

ناقص کارکردگی کی بناء پر پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے اپنے تین وزراء سے استعفے طلب کر لئے ہیں۔ اور ایک وزیر کو وارننگ دی ہے۔

نجم سیٹھی کا معاملہ

وزیر خارجہ پاکستان سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ پاکستان میں پریس بالکل آزاد ہے اور اس پر کوئی پابندیاں نہیں۔ لیکن قومی سلامتی کے سلسلہ میں صحافیوں کو دوسروں سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ صحافیوں کو بھی اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا چاہئے انہوں نے کہا کہ امریکی رد عمل بے جواز ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اب نجم سیٹھی کا فیصلہ سپریم کورٹ ہی کرے گی۔

بینظیر کی حمایت میں خودکشی

خیرپور پیپلز پارٹی کے کارکن جہانگیرانی نے بینظیر بھٹو کی اپیل واپس ہونے کے رد عمل کے طور پر خودکشی کر لی۔ پیپلز پارٹی کے پریس ریلیز کے مطابق انہوں نے دس مئی کو یوم تجدید عہد وفا کے موقع پر بھی خود سوزی کی کوشش کی تھی لیکن کارکنوں نے اس سے پیٹرول چھین لیا۔ اس دفعہ پھر وہ سخت غمگین ہوا اور پہلے دیر تک روتا رہا اور پھر ٹرین کے سامنے کود گیا۔ اور خودکشی کر لی۔

پنجاب میں گرمی کی لہر

پنجاب بھر میں پھر ایک دفعہ گرمی نے زور دکھانا شروع کر دیا ہے اور لو لگنے سے سات افراد ہلاک ہو گئے اور درجنوں بے ہوش ہو گئے۔

آزادی صحافت پر بی بی سی کا تبصرہ

بی بی سی نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ پاکستان میں گذشتہ ایک دہائی سے جمہوری عمل شروع ہونے کی امید بندھ گئی تھی کہ صحافت کو پھولنے پھلنے کا موقعہ مل سکے گا۔ لیکن یہ امیدیں ختم ہو گئیں جب آزادی اظہار کی پاداش میں کئی صحافیوں کو عتاب کا نشانہ بنایا گیا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 1947ء سے 1977ء تک اخبارات کے خلاف تشدد کے صرف 3 جبکہ 1977ء کے بعد ایسے 161 واقعات ہوئے۔ دراصل آج کے حکمران بھی پریس پر مارشل لاء جیسا کنٹرول چاہتے ہیں۔ وزارت اطلاعات حکومتی بیانات کی کوریج پر زور دیتی ہے۔

جہلم ریلی سے طاہر القادری کا خطاب

پاکستان عوامی تحریک کے چیئرمین پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے کہا کہ ہم نے ملکی دولت لوٹنے والوں اور عوام کو خودکشیوں کی طرف دھکیلنے والوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی غلاموں کا اڈا بن چکی ہے کسی میں جرات نہیں کہ حکمرانوں کے خلاف زبان کھولے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے والوں کا یوم حساب قریب آگیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ عوامی اتحاد سے ہماری علیحدگی اسلئے ہوئی کہ مغربی طاقتوں نے بینظیر بھٹو سے کہا کہ اپنی سیکولر حیثیت واضح کرنے کے لئے طاہر القادری سے اتحاد ختم کرو۔

پاکستان میں خودکشیاں

ایک رپورٹ میں جو خاص طور پر وزیر اعظم کے لئے تیار کی گئی ہے اس میں انہیں بتایا گیا ہے کہ پاکستان میں دوسرے ملکوں سے کم خودکشیاں ہوتی ہیں۔

سپورٹس کی خبریں

پاکستان پہلا میچ جیت گیا

ساتویں ورلڈ کپ میں جو انگلستان میں کھیلا جا رہا ہے برسٹل میں پاکستان نے اپنے پہلے میچ میں ویسٹ انڈیز کو 27 رنز سے ہرا دیا۔ ٹاس جیتنے کے بعد پاکستان کے کپتان وسیم اکرم نے پہلے کھیلنے کا فیصلہ کیا لیکن پاکستان ٹیم صرف 229 رنز بنا سکی اور بظاہر ویسٹ انڈیز کو ایک آسان ٹارگٹ فراہم کر دیا۔ لیکن پاکستانی ٹیم کے باؤلروں نے کمی پوری کر دی اور ویسٹ انڈیز کی ٹیم کو 202 پر آؤٹ کر دیا۔ اور اسی طرح 27 رنز سے میچ جیت لیا۔

پاکستان کا میچ

اگرچہ پاکستان اپنے باؤلروں کی اچھی کارکردگی کی وجہ سے پہلا میچ ویسٹ انڈیز کے خلاف جیت گیا لیکن پاکستان کی بیٹنگ ناکام رہی۔ کوئی کھلاڑی نصف سنچری نہ بنا سکا۔ اوپنرز میں سے کوئی کامیاب نہ رہا۔ سعید انور نے پہلا اوور اور پاکستان کے کرکٹ کے ونڈر بوائے اور اشتہاری ایجنسیوں کے مقبول ترین ماڈل شاہد آفریدی نے دوسرا اوور میڈن گزارا۔ انضمام صفر پر آؤٹ ہوئے۔ میچ کے آخری لمحوں میں وسیم اکرم کی دھواں دھار بیٹنگ نے میچ کی فتح میں اہم کردار ادا کیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اگر پاکستان کی بیٹنگ بھی باؤلنگ کے ساتھ ساتھ کلک کر جائے تو پاکستانی ٹیم کا مقابلہ کسی کے بس کی بات نہیں رہے گی۔ اظہر محمود ایک بار پھر آل راؤنڈ کارکردگی کے لحاظ سے قابل تحسین رہے اور بجا طور پر مین آف دی میچ کے حقدار ہوئے۔ ادھر ویسٹ انڈیز کے لارا سمیت سبھی ناکام رہے۔ آخر تک چندرپال خطرہ بنے رہے ان کی کارکردگی قابل تحسین تھی اگر آخری آؤٹ ہونے والے وہ نہ ہوتے تو میچ کا پلڑا کسی بھی وقت ویسٹ انڈیز کے حق میں پلٹ سکتا تھا۔ چند روز قبل ایک بھارتی کمنٹیٹر تبصرہ کر رہا تھا کہ پاکستان کی ٹیم کی اہم بات آخری کھلاڑی تک جدوجہد کرنا ہوتی ہے۔ پاکستانی ٹیم نے ایک بار پھر یہ بات صحیح ثابت کر دی ہے۔ وسیم اکرم آخری دم تک بیٹنگ میں اور شعیب اختر، اظہر محمود اور ثقلین باؤلنگ میں آخری بال تک جدوجہد کرتے رہے اور میچ کے سنسنی خیز لمحات میں کامیابی سے ہمکنار کر دیا۔

اے گریڈ گارنٹی سنگل ٹیوشن
☆ سکول کلاسز: انگلش / اردو میڈیم
☆ ایف اے، بی اے : فل سبجیکٹس
☆ ایم اے : انگلش، اردو، پنجابی، اسلامیات
☆ ہم نصابی سرگرمیاں : سب رنگ
پروفیسر محمد اسلم سجاد
علوم شرقی ربوہ ☎ 212694

آپ کی جملہ ہومیو پیتھک ضروریات پورا کرنے والا ادارہ
محمود ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
اقصیٰ چوک ربوہ

ELECTRO FRIDGE
Shop No. 4, Block 91
G-8/1, ISLAMABAD (051-254619
Proprieter:
Naseer ud din Ahmad Khan.

ہماری ہاں جستی روم کولرز *گیزر *کوکنگ رینج *روم ہیٹر *ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں۔ نیز ریپئرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
☎ 5114822 5118096
کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور

معروف قابل اعتماد نام
البشیرز
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد ناصر نایاب کلاتھ
جیولرز اینڈ بوتیک
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم پتوکی 04942-3171 04524-510

ڈاکٹرز DOCTORS !
700 کیوریٹو میڈیسنز
700 Curative Medicines
ہومیو پیتھ، ایلوپیتھ اور یونانی معالجین کی انتہائی پسند Craze ہے کیوں؟ کسی بھی شدید بیماری کے نام کے فوری اثر کیوریٹو کیپسولز Curative Capsules (200) یا کسی بھی پرانی مرض کے نام کی 1000,200 دس ہزار اور لاکھ طاقت کی چار خوراکی کیور Cure کا فری سیمپل کوالیفائیڈ حضرات طلب فرمائیں اور پھر نتیجہ آپ خود دیکھیں اور ہمیں لکھیں۔ خادمان خلق
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ
فون 211283 771,419
(04524) 212209